الذي نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم فهو الطعام أن يباع حتى يقبض ، قال ابن عباسؓ: ولا أحسب كل شيء إلا مثله.''

(صحيح البخاري، ۱ / ۲۸٦، باب بيع الطعام قبل أن يقبض، ط: سعيد)

''البحر الرائق'' میں ہے:

''قبض كل شيء وتسليمه يكون بحسب ما يليق به.''

(۵ / ۲٤۸، كتاب الوقف، ط: سعيد)

''بدائع الصنائع'' میں ہے:

''(ومنها) القبض في بيع المشتري المنقول فلا يصح بيعه قبل القبض؛ لما روي أن النبي - صلى الله عليه وسلم - "نهى عن بيع ما لم يقبض"، والنهي يوجب فساد المنهي؛ ولأنه بيع فيه غرر الانفساخ بهلاك المعقود عليه؛ لأنه إذا هلك المعقود عليه قبل القبض يبطل البيع الأول فينفسخ الثاني؛ لأنه بناه على الأول، وقد "نهى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - عن بيع فيه غرر.'' (۵ / ۱۸۰، كتاب البيوع، ط: سعيد)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 1438-1123ھ دار الافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

حرام کھانے کی ہوم ڈیلیوری کا حکم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

جناب! میں کینیڈا میں مقیم پاکستانی ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ یہاں پر ایک کمپنی فوڈ ڈیلیوری (کھانا سپلائی) کی جاب دیتی ہے، جس میں ہم مختلف ریسٹورنٹ میں جاکر ''Sealed Packed'' (پیک شدہ) فوڈ (کھانا) لے کر کسٹمر (گاہک) کو ڈیلیور کرتے (پہنچاتے) ہیں۔ اس کھانے میں کیا ہوتا ہے ہمیں معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ یہاں غیر مسلم زیادہ رہتے ہیں، اس لیے کھانا زیادہ تر حرام گوشت کا ہی ہوتا ہے، کبھی مچھلی یا کبھی سبزی۔

کیا ایسی ڈیلیوری جاب کرنا میرے لیے جائز ہوگا؟

نوٹ: کھانے کے اس گوشت کو بہ ظاہر ہم ہاتھ نہیں لگاتے، Box (ڈبہ) کو ہاتھ لگاتے ہیں۔

الجواب حامدًا ومصليًا

صورتِ مسئولہ میں سائل کے لیے مذکورہ ڈیلیوری کی ملازمت جائز نہیں ہے، اس لیے کہ جن چیزوں کا کھانا پینا خود مسلمانوں کے لیے جائز نہ ہو وہ چیزیں کسی غیر مسلم کو فراہم کرنا بھی ناجائز ہے، کیوں کہ کسی کو حرام اشیاء فراہم کرنا گناہ پر تعاون ہے جو کہ ناجائز ہے۔ نیز جب سائل کو اتنا معلوم ہے کہ مذکورہ کمپنی حلال کے ساتھ ساتھ حرام اشیاء بھی فراہم کرتی ہے تو اس کام کے ناجائز ہونے کے لیے اتنا کافی ہے، ہر ہر پیکٹ کے متعلق الگ سے معلوم ہونا ضروری نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ'' (المائدۃ:۲)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة إليه الخ''(جامع الترمذي، أبواب البيوع، ج:۱، ص:۲۴۲)

''بدائع الصنائع'' میں ہے:

''حرمة الخمر والخنزير ثابتة في حقهم كما هي ثابتة في حق المسلمين، لأنهم مخاطبون بالحرمات وهو الصحيح عند أهل الأصول.''

(كتاب السير، ج:٦، ص: ٨٣،ط : كوئٹه)

''ہدایہ'' میں ہے:

''ولا أن يسقي ذميا ولا أن يسقي صبيا للتداوي، والوبال على من سقاه.''

(كتاب الأشربة: ٤ / ٥٠٣)

''موسوعہ فقہیہ کویتیہ'' میں ہے:

''اتفقوا على أنه لا يجوز للمسلم أن يؤجر نفسه للكافر تعمل لا يجوز له فعله كعصر الخمر ورعي الخنازير وما أشبه ذلك.'' (ج:١٩،ص: ٤٥، ط: كويت)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 7329-1441ھ دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

..... ❀ ..... ❀ ..... ❀ .....